مطبوعات

ENCOUNTER | مدیر: البشیر اے، قریشی صاحب۔ مقام اشاعت: قصہ خوانی بازار پشاور
قیمت فی شمارہ: پاکستان میں ۵/- روپے۔ بیرون پاکستان (ترسیل بذریعہ ہوائی ڈاک) اڈالر امریکی

رزم گاہ تاریخ میں اس ماہنامہ کا ظہور گویا "بلہ برخیز" کی پکار ہے۔ قریشی صاحب جو مشکل ادوار میں پی پی آئی میں ذمہ دارانہ خدمات انجام دے چکے ہیں، اپنی فرض شناسی اور قابلیت کی بنا پر وسیلۂ صحافت میں بڑے مقام ثقاہت و اعتبار تک پہنچے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس دور میں جبکہ صحافت (اخبار نویسی + صحیفہ نگاری) ایک صنعت اور کاروبار بن چکی ہے، قریشی صاحب نے (ENCOUNTER) کا اجرا بڑا واضح پیغام و مقصد سامنے رکھ کر کیا ہے۔ وہ ہے اسلام کے عالمی پیغام کو پھیلانا جس کے نتیجے میں انسانیت کو کسی طرح کی رخنہ اندازی کے بغیر مکمل امن حاصل ہوتا ہے۔ اس پیغام کا اوّلین تقاضا خداوند تعالیٰ کے حضور میں بلا چون و چرا سر تسلیم خم کرنا ہے۔

پہلے شمارے میں نہایت اہم موضوعات پر ابوالحسنین محمد یوسف علی، ڈاکٹر محمد باقر، فضیلت افضل سید اسعد گیلانی، شاکر رضوانی، خواجہ امجد سعید اور مریم جمیلہ کی تحریریں شامل ہیں۔ دوسرا شمارہ موصول ہو چکا ہے۔ جس سے اعتماد بڑھتا ہے کہ اس میگزین کی بنیاد مضبوط ہوگی۔

انگریزی میں اسلامی نقطۂ نظر سے اصولی اور عملی مسائل سے تعرض کرنے والے اس تحریک انگیز رسالے کو خدا ترقی دے۔

روس کے مسلمان | از جناب ثروت صولت۔ باہتمام ادارہ معارف اسلامی کراچی۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور ۲ صفحات: ۳۲۸ مجلد۔ قیمت: ۳۹/- روپے

روس ہمارا ہمسایہ ملک ہے اور ہمارا کوئی تاریخی یا نسلی عناد اس سے نہیں ہے۔ البتہ روس

ایک ایسا نظریہ حیات لے کے اٹھا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ماننے والے لوگ مذہب کے وجود کو دنیا سے ملیا میٹ کر دیں۔ خصوصاً اسلام کو جو سخت جان بھی ہے اور تحریک انگیز بھی۔

یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ روس میں مسلمان پہلی صدی ہجری ہی سے بڑھنے لگے۔ پھر روس کے وسیع خطے میں مسلمان حکومتیں قائم ہوئیں۔ اور پچھلی صدی کے وسط تک چلتی رہیں۔ پھر جب ان پر ماسکو کے روسیوں نے حملے شروع کیے تو انہوں نے لمبے عرصے تک جہاد جاری رکھا۔ غرضیکہ زار یہ روس کی سلطنت کا ایک تہائی حصہ مسلم اکثریت کے علاقوں پر مشتمل تھا۔ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد سے خوفزدہ ہونے کی وجہ سے ان کو دبانے اور ختم کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی جس کے بالمقابل ۱۹۰۵ء سے مسلمانوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ مگر انقلاب ۱۹۱۷ء نے سارا نقشہ بدل ڈالا۔ اس تبدیلی کے باوجود مسلمانوں کے لیے ظلم و استبداد میں مزید اضافہ ہو گیا۔ مسلمانوں نے کمیونسٹوں کے خلاف بھی اپنی رہی سہی بکھری طاقتوں کے بل پر جہاد کیا۔ وہ شکست کھا کر بڑے لمبے دور مظلومی سے گذرے۔ لیکن خدا کی عجیب شان ہے کہ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت چند مخصوص شعائر اسلامی کے سہارے قائم ہے۔

آج روس کو ایک تو سپر پاور ہونے کی حیثیت سے امریکہ کے مقابلے میں اپنا مقام بنانا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ کم سے کم ایشیا کے قریبی علاقوں کو گرفت میں لیا جائے۔ دوسرے روس کو یہ اندیشہ بھی ہے کہ ایران سے پاکستان تک پھیلی ہوئی مسلم آبادی میں چونکہ اسلام کے لیے حرکت آفریں ایمانی جذبات موجود ہیں۔ اس لیے یہ علاقہ خود روسی مسلمانوں میں اسلامی تحریک پیدا کر کے مصیبت کھڑی کر سکتا ہے۔ لہٰذا روس نے پروگرام یہ بنایا کہ اس علاقے پر ہاتھ صاف کیا جائے۔ پہلا نشانہ افغانستان کو بنایا گیا ہے، لیکن افغان مجاہدین نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود ایک سپر پاور سے طویل جنگ لڑ کر جو مثال قائم کی ہے اس نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ بعد کے دو نشانے پاکستان اور ایران ہیں۔ مزید نعرہ ترکی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی حفاظت فرمائے۔

ثروت صولت صاحب کی کتاب میں چند سبق ہیں۔ ایک یہ کہ روسیوں کے ہتھکنڈے کیا ہوتے ہیں اور مظالم کی حد کہاں تک پہنچتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں نے پہلے روس کے علاقوں میں اور اب افغانستان میں جو مجاہدانہ کارروائیاں کی ہیں ان کے لیے ایمانی، تنظیمی اور مادی لحاظ

سے کیا کچھ کیا جا سکا اور کیا کیا کمی کوتاہی رہی ۔ تیسرا سبق یہ ہے کہ روسی علاقوں میں مسلمانوں کے جہاد کی ناکامی کے اسباب کیا تھے اور مسلمانوں کے اتحاد میں کیسی کیسی معمولی چیزیں رخنہ پیدا کر دیتیں اور اُن کے باہمی اختلافات کس طرح ان کی قوت کو برباد کر دیتے ۔ چوتھا سبق یہ کہ مسلمانوں کو زیادہ نقصان اُن کے اندر سے اُٹھنے والے غداروں نے پہنچایا ۔ جنہوں نے ذرا ذرا سے فائدوں کے لیے دین و ملت کو دشمنوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ۔

ع باپشیزے دین و ملت را فروخت

یہ کتاب اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے کہ ثروت صولت صاحب "تاریخ نویسی کے فن میں ایک مقام رکھتے ہیں ۔ اہلِ پاکستان کے لیے جغرافی، سیاسی اور دفاعی حیثیت ہی سے نہیں، دینی ضرورت سے بھی اس کتاب کو پڑھنا چاہیے ۔

سندھ کے موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں

از جناب محمد موسیٰ بھٹو ۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، لنٹر روڈ، کراچی ۔ ہدیہ (بطور صدقہ جاریہ) ایک روپیہ ۔

یوں تو بات ایک پمفلٹ کی ہے ۔ مگر اس میں ہمارے لیے ایک اہم انتباہ ہے ۔ سندھ وہ مبارک خطہ ہے جو اسلام کے لیے ہندوستان میں داخلے کی گذرگاہ بنا اور جہاں کے لوگوں نے رضا کارانہ جذبے سے اسلام کو لبیک کہا ۔ بعد کے ادوار کی اسلامی تحریکوں کی تاریخ کا رشتہ بھی سندھ سے جا ملتا ہے ۔ لیکن اب اسی صوبہ میں ایک طرف روس اپنی سازش کاریوں کے جال پھیلا کر کمیونزم کا دانہ ڈال رہا ہے اور دوسری طرف بھارت اپنی دسیسہ کاریوں سے کام لے کر سندھ کو دینی طور پر اسلام سے اور سیاسی طور پر پاکستان سے کاٹ لے جانا چاہتا ہے ۔ اور تیسری طرف ستم ظریفی یہ ہے کہ ہم اپنے سندھی بھائیوں کو اغیار سے بچانا تو کجا، خود اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان کو اور دور دھکیل رہے ہیں ۔ صحیح تر بات یہ ہے کہ ہماری غلطیوں ہی نے دوسروں کو رخنہ اندازی کا موقع دیا ہے ۔ اب حال یہ ہے کہ سندھ میں کمیونسٹ لٹریچر اور بھارتی پروپیگنڈہ دونوں نہ صرف ایسی معلوماتی کتب مہیا کر رہے ہیں ۔ بلکہ شعر و افسانہ کے لیے لٹریچر کا بھی سیلاب برپا کر رہے ہیں جو سندھیوں میں اسلام اور پاکستان کے خلاف نفرت پھیلانے والا ہے ۔ الحاد اور

مذہب دشمنی کا زہر دماغوں میں اُتار رہا ہے۔ اور رندی و ہوسناکی کی لہریں دُنیائے جذبات میں اُٹھا رہا ہے۔ خدانخواستہ دشمنوں کے تیور ویسے ہی لگتے ہیں جیسے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دولخت کرنے کا باعث ہوئے تھے۔

اس کے جواب میں نہ قومی پیمانے پر ہم سندھی بھائیوں کی شکایات کا حل کرنے یا برادرانہ انداز سے افہام و تفہیم کرنے کے لیے کوئی اقدام کر سکے ہیں، نہ حکومت کی طرف سے خطرے کے پورے جائزے کے تحت دور رس منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی کام ہو رہا ہے اور نہ محبِ وطن جماعتوں اور اداروں کی طرف سے اتنا مؤثر اور معتدبہ لٹریچر سندھی میں آرہا ہے جو تخریبی افکار کے طوفان کا مقابلہ کر سکے اور سندھیوں، خصوصاً ان کے نوجوانوں کو اصل دشمن قوتوں کی شرانگیزیوں کے متعلق چوکنا کر سکے۔ مصیبت یہ کہ "ادب" کا میدان تو ہماری طرف سے بالکل خالی ہے اور اس کمی کے نقصان کی تلافی کسی طرح نہ کی جا سکے گی۔ پچھلی نصف صدی میں محبِ اسلام اور محبِ پاکستان طاقتوں نے بھی خود اُردو زبان کے افسانوی ادب میں کوئی خاص حصہ نہیں لیا، کجا کہ سندھی میں۔ ستم یہ کہ اس ملک کے بڑے بڑے علمبردارانِ اسلام کو ادب کی اہمیت کا سرے سے اندازہ ہی نہیں۔ وہ کہیں (BY THE WAY) اس پر نگاہ ڈال لیتے ہیں۔

اب جب کہ سندھ کے مسئلے میں وقت کم رہ گیا ہے، اسلامی نقطۂ نگاہ سے علمی، معلوماتی اور صحافتی دائروں کے ساتھ ادب میں زور شور سے پیش قدمی ہونی چاہیے۔ ورنہ غفلت کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اسی سلسلے میں ایک خصوصی ضرورت یہ ہے کہ کمیونزم اور رُوسی سامراج کی اندرونی تصویر کھول کر لوگوں کے سامنے رکھی جائے۔ اس کے بالمقابل ایسا مثبت اسلامی لٹریچر ایمان و اعتقاد، سیاست و معیشت، اسلامی قومیت، اسلامی تاریخ (خصوصاً سیرتِ پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کی سوانح) اور اسلامی معاشرت و تہذیب کے متعلق آنا چاہیے۔ جو جدید دور کے اندازِ بیان اور طرزِ استدلال کی قوت کے ساتھ دلوں کو مسخر کر سکے۔